36445- عورت نے كئى نذريں مانى اور بھول گئى

سوال

ميں نے كئى ايک نذريں مانى اور اب مجھے ياد بھى نہيں ہيں، ان كا كفارہ كيا ہے، كيا ميں ہر نذر كے بدلے دس مسكينوں كو كھانا كھلا دوں ؟

ليكن مجھے تو يہ ياد نہيں كہ كتنى نذريں مانى تھيں، اب كيا كرنا ہو گا ؟

اور ميں نے نماز كى نذريں بھى مانى تھيں جو مجھے ياد نہيں كيا ان كا بھى كفارہ ہے، يا كہ نماز ادا كرنا ضرورى ہے ؟

پسنديدہ جواب

جس نے اطاعت يعنى نماز يا روزہ يا صدقہ وغيرہ كى نذر مانى تو اسے يہ نذر پورى كرنا ہوگى؛ كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے :

"جس نے اللہ تعالى كى اطاعت كرنے كى نذر مانى وہ نذر پورى كرے، اور جس نے اللہ تعالى كى نافرمانى اور معصيت كى نذر مانى وہ اللہ كى نافرمان نہ كرے"

صحيح بخارى حديث نمبر (6318).

اس نے يہ نذر چاہے كسى چيز كے حصول پر مانى ہو يا پھر مطلقا نذر ہو اس ميں كوئى فرق نہيں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالى نيكى كى نذر كے بارہ ميں كہتے ہيں :

(يہ تين قسم كى ہے :

پہلى قسم : كسى نعمت كے حصول يا پھر كسى مشكل اور تكليف كے دور ہونے كے بدلے ميں اطاعت و فرمانبردارى كى نذر ماننا : مثلا كوئى يہ كہے : اگر اللہ تعالى نے مجھے شفا دى تو ميرے ذمہ ايک ماہ كے روزے، تو جس چيز كى شرع ميں اصلا وجوب كى دليل ملتى ہو اس ميں اطاعت كرنا لازم ہوگى مثلا روزے، نماز، صدقہ، اور حج، اہل علم كا اجماع ہے كہ اس نذر كو پورا كرنا لازمى ہے)

ديكھيں : المغنى لابن قدامہ المقدسى (622/13).

اور اگر آپ كو نماز يا روزہ يا صدقہ كى نذريں ياد ہيں، اور ان كى تعداد كا علم نہيں تو آپ كے ذمہ ياد كرنے كى كوشش كرنا ہے، اور پھر جو آپ كے گمان ميں غالب آتا ہو كہ اتنى ہونگى انہيں پورى كر ليں تا كہ اس سے برى الذمہ ہو جائيں.

ليكن اگر آپ بھول چكى ہوں، يا پھر شک ہو كہ آيا نذر نماز ميں مانى تھى يا روزہ اور صدقہ كى، تو بعض علماء كرام كا كہنا ہے كہ آپ ان ميں سے ايک فعل سرانجام دينے ميں پورى كوشش اور جدوجہد كريں، اور بعض علماء كرام كہتے ہيں كہ ہر نذر جس ميں آپ كو شک ہو كے بدلے قسم كا كفارہ دينا ضرورى ہے.

دیکھیں : مغنی المحتاج (234/6) غمز عیون البصائر (211/1) الموسوعۃ الفقھیۃ (201/26).

اس سے آپ اپنے دوسرے سوال کا جواب معلوم کرسکتی ہیں، نماز کی نذر کو پورا کرنا ضروری ہے، اور آپ اپنے غالب گمان کے مطابق عمل کریں تاکہ بری الذمہ ہوسکیں، اور اگر آپ کو شک ہو کہ مثلا بیس نمازیں ادا کرنے کی نذر مانی یا پچیس کی تو آپ پچیس ادا کریں.

اور یہ جاننا ضروری ہے کہ نذر نہیں ماننی چاہیے کیونکہ بخاری اور مسلم نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع کیا اور فرمایا :

"یہ کسی چیز کو دور نہیں کرتی بلکہ یہ تو بخیل سے نکالنے کا ایک بہانہ ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6608) صحیح مسلم حدیث نمبر (1639)

اور بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"نذر ابن آدم کو کوئی چیز نہیں دیتی جو میں نے اس کے مقدر میں نہ کی ہو، لیکن اسے وہی چیز ملتی ہے جو میں نے اس کے مقدر میں کی ہوتی ہے، میں نذر کے ساتھ بخیل سے نکالتا ہوں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6609).

واللہ اعلم.